علامات قیامت موجود تو مہدی کون ؟

سوال: امام مہدی کے نشانات ظہور پذیر ہو چکے ہیں اور بنی نوع انسان کو دعوت دیتے ہیں کہ مدعی مہدویت ظاہر ہو چکا ہے اور اس کی صداقت کے ثبوت کے لیے شواہد بھی ظاہر ہو چکے ہیں۔

☆......اسلام نام کا باقی رہ جائے گا۔ قرآن صرف رسماً ہوگا۔ مساجد بکثرت ہوں گی۔ مگر ہدایت سے خالی، علماء روئے زمین پر بدترین مخلوق ہوں گے۔

☆......دین کا علم اٹھ جائے گا۔ شراب کا عام استعمال ہوگا۔ زنا کی کثرت، مردوں کی کمی عورتوں کی زیادتی ہوگی۔

☆......میری امت پہلے لوگوں یعنی یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم چلے گی۔

☆......نیک عمل گھٹ جائیں گے۔ بخیلی دلوں میں سما جائے گی۔ فتنے فساد پھوٹیں گے۔ قتل اور خون ریزی بہت ہوگی۔

☆......امانتیں غنیمت سمجھی جائیں گی۔ زکوٰۃ چٹی ہوگی۔ مرد بیویوں کے ماتحت ہوں گے۔ ماں کے خلاف۔ دوست کے نزدیک اور باپ سے دور۔ قوم کے سردار فاسق ہوں گے اور رئیس کمینے ہوں گے۔ گانے بجانے زیادہ ہوں گے۔

☆......پہاڑ اڑائے جائیں گے۔ دریاؤں سے نہریں نکالی جائیں گی۔ اونٹ اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گے۔ چڑیا گھر قائم ہوں گے۔ کتب و اخبارات بکثرت شائع ہوں گے۔ دور دور کے لوگ جمع ہوں گے۔

☆......دجال اور یاجوج ماجوج کا ظہور ہوگا۔ یعنی عیسائیت کا مذہبی اور سیاسی فتنہ غلبہ پائے گا۔

☆......دجال کا گدھا نئی سواری ظاہر ہوگی۔ جس کا مدار آگ اور پانی پر ہوگا۔

☆......بنی اسرائیل کے 72 فرقے ہوئے۔ میری امت کے 73 فرقے ہوں گے۔

☆......صلیبی مذہب عیسائیت کا غلبہ ہوگا۔

☆......مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہوگا۔ جزیہ اٹھا لیا جائے گا۔

☆......طاعون کا مرض پھیلے گا۔ ظلم فخر سے کیا جائے گا۔ امیر فاجر ہوں گے۔ وزیر خیانت کریں گے۔ اراکین ظالم ہوں گے۔

☆......عورتیں باوجود لباس کے ننگی ہوں گی۔ عورتیں منبروں پر چڑھ کر لیکچر دیں گی۔

☆......عورتیں مردوں کی اور مرد عورتوں کے ہم شکل ہوں گے۔

جواب......1: احمدیت اور دیانت میں تضاد ہے۔ جس طرح رات دن جمع نہیں ہو سکتے اس طرح احمدیت اور دیانت بھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ قادیان کے قحبہ خانہ میں ہر شخص باون گز کا ہے۔ جتنا بڑا احمدی ہوگا اتنا بڑا بددیانت ہوگا۔ بھلا ان شریفوں سے کوئی پوچھے کہ یہ حضرت مہدی کی علامات ہیں یا قیامت کی؟ اگر ان علامتوں سے ظاہر ہوا کہ مہدی آ گئے تو کیا ان علامتوں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ قیامت قائم ہو گئی۔

ماھو جوابکم فھو جوابنا.

جواب......2: قارئین محترم! رحمت عالم مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کی دو قسم کی علامتیں بیان فرمائی ہیں۔

1......وہ جو قیامت سے بہت پہلے ظاہر ہوں گی۔ جنھیں علامات صغریٰ کہا جاتا ہے

2......وہ جو قیامت کے بہت قریب ظاہر ہوں گی جنھیں علامات کبریٰ کہا جاتا ہے۔

جو علامتیں اوپر ذکر کی گئی ہیں ان میں بھی احمدیوں نے دجل آمیزی کی ہے۔ دجل نہ بھی ہوتا تو بھی یہ تمام کی تمام علامات صغریٰ ہیں جو قیامت سے بہت پہلے ظاہر ہونا تھیں۔ اکثر ظاہر ہو چکی ہیں ابھی بہت کچھ باقی ہیں جو یقیناً ظاہر ہوں گی۔

ان کے بعد علامات کبریٰ ظہور میں آئیں گی جیسے ظہور مہدی، نزول عیسیٰ علیہ السلام، خروج دجال، خروج دابۃ الارض، خسف، کسف اور آخری علامات طلوع الشمس من مغربھا (سورج کا مغرب سے نکلنا) اور باب توبہ کا بند ہونا اور پھر قیامت کا قیام۔ یہ علامات کبریٰ احادیث سے محدثین نے قریباً دس بیان کی ہیں۔

غرض ان علامات صغریٰ و کبریٰ کو خلط کرنا احمدی دجل کا شاہکار ہے۔ علامات صغریٰ میں سے بعض کو لے کر دلیل قائم کرنا کہ علامات کبریٰ (ظہور مہدی) ظاہر ہو گئی ہیں، پس وہ مرزا ہے، اس کو کہتے ہیں۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا۔

پھر احمدی اپنی عقل کو دہائی دیں کہ اگر ان علامات سے ثابت ہوا کہ مہدی آ گئے تو احادیث کے مطابق ان کے بعد مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع شمس ہوگا اور قیامت قائم ہو جائے گی۔ تمھارے مزعومہ مہدی (مرزا صاحب) کو آنجہانی ہوئے ایک صدی بیت گئی پھر قیامت کیوں قائم نہ ہوئی؟ معلوم ہوا کہ ان علامات سے ظہور مہدی کی دلیل قائم کرنا دجل و کذب ہے۔

علامات صغریٰ علیحدہ امر ہے علامات کبریٰ علیحدہ امر ہے مہدی کا آنا اور قیامت کا نہ آنا یہ احمدیوں کے کذب پر دلیل صریح ہے جو ان کے استدلال کو جڑ سے اکھیڑ رہی ہے۔

البتہ اہل اسلام کے لیے وجہ اطمینان ہے کہ ہمارے نبی علیہ السلام کی احادیث و فرامین کے مطابق ان علامتوں اور ان جیسی دوسری سینکڑوں علامتوں کے ظہور کے بعد علامات کبریٰ کا ظہور ہوگا اور پھر قیامت قائم ہوگی۔

ان علامات صغریٰ کے بعد جب حضرت مہدی و حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو تمام برائیاں دور ہو جائیں گی دنیا ایک دفعہ پھر منہاج نبوت پر مبنی معاشرہ کا نظارہ کرے گی۔

جواب......3: اگر احمدیوں کے بقول مہدی آ گئے تو کیا دنیا نے منہاج نبوت پر مبنی معاشرہ دیکھ لیا؟ منہاج نبوت پر مبنی معاشرہ تو درکنار، دنیا بھر کا معاشرہ تو ایک طرف، احمدی مرزا صاحب کے گھر کی خبر لیں۔ مرزا نے اپنی جماعت کے مریدوں کے متعلق کیا خوب منظر کشی کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ مرزا صاحب نے 27 دسمبر 1893ء کے جلسہ کے ملتوی ہونے کا اشتہار دیا جو ان کی کتاب شہادت القرآن کے آخر پر ملحق طبع ہوا۔ مرزا صاحب نے اپنی جماعت کے متعلق (جو مرزا کے نام نہاد صحابی تھے) تحریر کیا۔

''اخی مکرم حضرت مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں اور انھیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بناء پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں......خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے کہ اگر ایک بھائی ضد سے اس کی چارپائی پر بیٹھا ہے تو وہ سختی سے اس کو اٹھانا چاہتا ہے اور اگر نہیں اٹھتا تو چارپائی کو الٹا دیتا ہے اور اس کو نیچے گرا دیتا ہے پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور وہ اس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے یہ حالات ہیں جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں تب دل کباب ہوتا اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے پھر میں کس خوشی کی امید سے لوگوں کو جلسہ کے لیے اکٹھے کروں یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں ابھی تک میں جانتا ہوں کہ میں اکیلا ہوں بجز ایک مختصر گروہ رفیقوں کے جو دو سو ۲۰۰ سے کسی قدر زیادہ ہیں۔''

View Proof (شہادت القرآن صفحہ 100,99 روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395، 396)

احمدی صاحبان!

لیجئے آپ کے مہدی نے اپنی جماعت کے 200 افراد کے علاوہ باقی سب احمدیوں کو جو آپ کے مہدی (مرزا صاحب) کے ہاتھ پر بیعت بھی کر چکے تھے ان کو درندوں سے بدتر قرار دے دیا۔ درندے، خنزیر، بھیڑیے اور یہ ان سے بھی بدتر......کمال ہو گئی۔

جناب! یہ مہدی ہے اور یہ اس کا عدل و انصاف سے زمین کو بھرنے کا کارنامہ ہے۔ سوچئے اور بار بار سوچئے اس کو کہتے ہیں کہ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے مرزا صاحب اپنی جماعت احمدیوں کے متعلق خوب بولے۔

جواب......4: ایک اشکال اور اس کا جواب! ممکن ہے کہ کوئی احمدی کہہ دے کہ یہ تو مرزا صاحب کے زمانہ کی بات تھی۔ بعد میں احمدی اچھے ہو گئے۔ تو لیجئے یہ حوالہ بھی پڑھ لیں۔ مرزا صاحب نے ایک پیشگوئی کو اپنے پر منطبق کرتے ہوئے تحریر کیا۔

''اسکے مرنے کے بعد نوع انسانی میں علت سقم سرایت کریگی یعنی پیدا ہونیوالے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے۔ اور انسانیت حقیقی صفحہ عالم سے مفقود ہو جائیں گے۔ وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اور نہ حرام کو حرام۔ پس ان پر قیامت قائم ہوگی۔''

View Proof (تریاق القلوب صفحہ 355 خزائن جلد 15 صفحہ 483)

لیجئے صاحب! بقول مرزا صاحب کے اس زمانہ کے احمدی درندوں سے بدتر اور اس کے (مرزا صاحب کے) مرنے کے بعد پیدا ہونے والے احمدی وحشیوں سے مشابہ ہیں۔ جن میں حلال و حرام کی کوئی تمیز نہ ہے۔

جواب......5: دیگر علامتوں کے علاوہ ایک یہ بھی لکھی ہے کہ عورتیں باوجود لباس کے ننگی ہوں گی۔ اس پر ذیل کا حوالہ ملاحظہ ہو۔

''وہ بھی کپڑے ہیں جو یورپ کی عورتیں پہنتی ہیں، جن کا نام اگرچہ کپڑا ہوتا ہے مگر جسم کا ہر حصہ اس میں سے ننگا نظر آتا ہے۔ جب میں ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے خیال آیا کہ یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ بھی دیکھوں۔ مگر قیام انگلستان کے دوران میں مجھے اس کا موقعہ نہ ملا واپسی پر جب ہم فرانس آ گئے تو میں نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں جہاں یورپین سوسائٹی عریانی سے نظر آ سکے۔ وہ بھی فرانس سے واقف تو نہ تھے مگر مجھے ایک اوپیرا میں لے گئے جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ اوپیرا سینما کو کہتے ہیں چوہدری صاحب نے بتایا کہ یہ اعلیٰ سوسائٹی کی جگہ ہے جسے دیکھ کر آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان لوگوں کی کیا حالت ہے۔ میری نظر چونکہ کمزور ہے اس لیے دور کی چیز اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے جو دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں۔ میں نے چوہدری صاحب سے کہا کیا یہ ننگی ہیں انھوں نے بتایا یہ ننگی نہیں بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں مگر باوجود اس کے وہ ننگی معلوم ہوتی تھیں تو یہ بھی ایک لباس ہے۔ اس طرح ان لوگوں کے شام کی دعوتوں کے لباس گاؤن ہوتے ہیں۔ نام تو اس کا بھی لباس ہے مگر اس میں سے جسم کا ہر حصہ بالکل ننگا نظر آتا ہے۔''

(اخبار الفضل قادیان 28 جنوری 1934ء)

مہدی کے آنے سے قبل ایسے لباس ہوں گے یا مہدی کے آنجہانی ہونے کے بعد اس کے خلیفہ ان عریاں لباسوں کو دیکھیں گے؟

اس کا جواب احمدیوں کے ذمہ ہے۔

خدمت اور جاں کنی کا پیدا نہ کرنے تب تک یہ جلسہ قرین مصلحت معلوم نہیں ہوتا حالانکہ دل تو یہی چاہتا ہے کہ مبایعین محض للہ سفر کر کے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں کیونکہ موت کا اعتبار نہیں۔ میرے دیکھنے میں مبایعین کو فائدہ ہے مگر مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھتا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے اور فقط دین کو چاہتا ہے سو ایسے پاک نیت لوگوں کا آنا ہمیشہ بہتر ہے کسی جلسہ پر موقوف نہیں بلکہ دوسرے وقتوں میں وہ فرصت اور فراغت سے باتیں کر سکتے ہیں اور یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے ورنہ بغیر اسکے ہیچ۔ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد کہ اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے ایک معصیت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھلانے کیلئے اپنے مبایعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علت غائی جسکے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے پھر اگر کوئی امر یا انتظام موجب اصلاح نہ ہو بلکہ موجب فساد ہو تو مخلوق میں سے میرے جیسا اُسکا کوئی دشمن نہیں اور اخی مکرم حضرت مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے ابتک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں اور انہیں سفلہ اور خودغرض اسقدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خودغرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں اور اگرچہ نجیب اور سعید بھی ہماری جماعت میں بہت ہیں — بلکہ یقیناً دو سو سے زیادہ ہی ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو نصیحتوں کو سن کر روتے اور عاقبت کو مقدم رکھتے ہیں اور اُنکے دلوں پر نصیحتوں کا عجیب اثر ہوتا ہے لیکن میں اس وقت کج دل لوگوں کا ذکر کرتا ہوں اور میں حیران ہوتا ہوں کہ خدایا یہ کیا حال ہے یہ کونسی جماعت ہے جو میرے ساتھ ہے نفسانی لالچوں پر کیوں انکے دل گرے جاتے ہیں اور کیوں ایک بھائی دوسرے بھائی کو ستاتا اور اُس سے بلندی چاہتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے

سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اُس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اُٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اُسکو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اُسکے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اُسکے لئے جہانتک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ و دانستہ اُس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے چاہیئے کہ میں اُسکی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اُسکے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اُس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہیئے کہ میں اُس سے ٹھٹھا کروں یا چیں برجبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اسکی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اُسکا دل نرم نہ ہو جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دُور نہ ہو جائیں خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونیکی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے کہ اگر ایک بھائی ضد سے اسکی چارپائی پر بیٹھا ہے تو وہ سختی سے اُسکو اٹھانا چاہتا ہے اور اگر نہیں اٹھتا تو چارپائی کو اُلٹا دیتا ہے اور اُسکو نیچے گرا دیتا ہے پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور وہ اُسکو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے یہ حالات ہیں جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں تب دل کباب ہوتا اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے پھر میں کس خوشی کی اُمید سے لوگوں کو جلسہ کیلئے اکٹھے کروں یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں ابھی تک میں جانتا ہوں کہ میں اکیلا ہوں بجز ایک مختصر گروہ رفیقوں کے جو دو سو سے کسی قدر زیادہ ہیں جن پر خدا کی خاص رحمت ہے جنمیں سے اول درجہ پر میرے خالص دوست اور محب مولوی حکیم نور الدین صاحب اور چند اور دوست ہیں جنکو میں جانتا ہوں کہ وہ صرف خدا تعالیٰ کیلئے میرے ساتھ تعلق محبت رکھتے ہیں اور میری باتوں اور نصیحتوں کو تعظیم کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اُنکی آخرت پر نظر ہے سو وہ انشاء اللہ دونوں جہانوں میں میرے ساتھ ہیں اور میں اُنکے ساتھ ہوں۔ میں اپنے ساتھ اُن لوگوں کو کیا سمجھوں جنکے دل میرے ساتھ نہیں

٭ یہ باتیں ہماری طرف سے اپنی عزیز جماعت کے لئے بطور نصیحت کے ہیں دوسرا کوئی مجاز نہیں کہ کسی کا نام لیکر انکا تذکرہ کرے ورنہ وہ سب سے بڑھ کر گناہ اور فتنہ کی راہ اختیار کریگا۔

پیروں کے بعد بلا توقف اُس پسر کا سر نکلے گا (جیسا کہ میری ولادت اور میری توام ہمشیرہ کی اسی طرح ظہور میں آئی۔) اور پھر بقیہ ترجمہ شیخ کی عبارت کا یہ ہے کہ اُس زمانہ میں مردوں اور عورتوں میں بانجھ کا عارضہ سرایت کریگا۔ نکاح بہت ہوگا۔ یعنی لوگ مباشرت سے نہیں رُکیں گے مگر کوئی صالح بندہ نہیں ہوگا اور وہ زمانہ کے لوگوں کو خدا کی طرف بُلائے گا۔ مگر وہ قبول نہیں کرینگے۔ اور اس عبارت کے شارح نے جو کچھ اس کی شرح میں لکھا ہے وہ یہ ہے۔

ص۱۵۹

پہلا مولود جو آدم کو بخشا گیا وہ شیث ہے۔ اور ایک لڑکی بھی تھی جو شیث کے ساتھ بعد اُسکے پیدا ہوئی۔ پس خدا نے چاہا کہ وہ نسبت جو اوّل اور آخر میں ہوتی ہے۔ وہ نوع انسان میں متحقق کرے۔ اس لئے اُس نے ابتدا سے مقدر کر رکھا تھا کہ طرز ولادت پسر آخری پسر اوّل سے مشابہت رکھے پس پسر آخر جو خاتم الخلفاء تھا۔ اور بموجب اس پیشگوئی کے جو شیخ نے اپنی کتاب عنقاء مغرب میں لکھی ہے وہ خاتم الخلفاء اور خاتم الاولیاء عجم میں سے پیدا ہونے والا تھا نہ عرب سے۔ اور وہ حضرت شیث کے علوم کا حامل تھا۔ اور پیشگوئی میں یہ بھی الفاظ ہیں کہ اُس کے بعد یعنے اُسکے مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم سرایت کریگی یعنے پیدا ہونیوالے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے۔ اور انسانیت حقیقی صفحہ عالم سے مفقود ہو جائیں گے۔ وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اور نہ حرام کو حرام۔ پس اُن پر قیامت قائم ہوگی۔

اب واضح ہو کہ شیخ موصوف کی یہ پیشگوئی اگرچہ کسی صریح حدیث سے ابتک ثابت نہیں ہوئی۔ لیکن اشارۃ النص ہمیں اس بات کی طرف توجہ دیتی ہے کہ یہ پیشگوئی قرآن میں موجود ہے۔ کیونکہ اوّل تو قرآن نے بہت سے